مولانا ابوالمعز حقانی
مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا قاضی فضل منان حقانی عمرزئی کی رحلت

قحط الرجال کے اس دور میں اکابر علماء ایک ایک کر کے بڑی تیزی سے رخصت ہو رہے ہیں۔افسوس کہ دارالعلوم حقانیہ کے تاسیسی دور کے طالب علم ،شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے تلمیذ خاص، چارسدہ کے معروف عالم دین، مدرسہ تعلیم القرآن کے صدر مدرس حضرت مولانا قاضی فضل منانؒ طویل علالت کے بعد بروز بدھ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۵ء کوعصر کے وقت اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ایسے علماء کا دنیا سے اُٹھ جانا خیر و برکت سے حرمان کا سبب ہوتا ہے۔تاہم بجز رضا موٰلی اور کوئی چارہ نہیں ان للّٰہ ما اخذ وما اتی فلنصبر والنحتسب شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور خانوادہ حقانی کیساتھ آپکی محبت اور چاہت کی نظیر مشکل سے ملے گی۔تقسیم ہند سے قبل قاضی صاحب نے مرکز علم دارالعلوم دیو بند میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ کی صحبت سے حظ وافر پایا،آپکی مختصر سوانح حیات یوں ہے:

۱۵دسمبر۱۹۲۴ء کوعمرزئی میں قاضی عبدالخالق کے ہاں پیدا ہوئے۔آپکے والدعلاقہ بھر کے فقہ حنفی کے معتبر علماء میں شمار ہوتے تھے جنہیں فقہ کی جملہ کتب ازبر یاد تھیں اور زبانی طلباء کو پڑھاتے تھے۔جنکے تلامذہ میں مولوی نورالحق تنگی،مولوی فضل رازق تنگی اور عمرزئی کے معروف عالم منطقی ملا صاحب شامل ہیں۔یادرہے کہ مؤخرالذکر عالم دین منطقی ملا صاحب وہ شخصیت ہے جن سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے بدیع المیزان کتاب پڑھی تھی۔قاضی صاحب کے دادا قاضی غلام محمدؒ معروف عالم دین فقیہ اور قاضی القضاۃ تھے۔جوخواجہ نجم الدین المعروف ہڈہ ملا صاحب کے ہم سبق اور غوثِ زماں سوات بابا جی حافظ عبدالغفور صاحبؒ کے خلیفہ ماذون تھے جنھوں نے آپ کو اس علاقہ کا قاضی مقرر کیا۔ان کی علمی شہرت اطراف واکناف میں پھیلی ہوئی تھی۔۱۳۴۷ھ میں ۱۱۰برس کی عمر میں انتقال پائی۔قاضی فضل منان نے ۱۹۴۲ء کو مڈل پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم کیلئے دارالعلوم دیو بند کا رخ اختیار فرمایا۔۲۴شوال ۱۳۶۲ھ کو داخلہ لے کر چار سال تک وہی پرکسب فیض پایا۔اس دوران جس علماء سے استفادہ کیا ان میں مولانا معراج الحق سابقہ مہتمم دارالعلوم دیو بند، مولانا محمد شریف کشمیری (سابقہ شیخ الحدیث خیر المدارس) اور مولانا عبدالخالق دیو بندی (مہتمم دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا) کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ شامل تھے۔جن سے آپ نے وہاں مختصر المعانی پڑھی۔

تقسیم ہند کے بعد جب پاکستان کے طلباء کا دیو بند جانا مشکل بلکہ ناممکن ہو چلاتو مولانا قاضی فضل منانؒ، انکے بھائی مولانا قاضی فضل دیان،مولانا حبیب اللہ آف تنگی اور گردونواح کے دیگر طلباء کرام اپنے

مشفق استاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے ہاں اکوڑہ خٹک میں جمع ہوئے اور ان کو مدرسہ بنانے پر مجبور کیا، تاہم انہوں نے پڑھانا تو شروع کیا لیکن مدرسہ کا نام دینے پر راضی نہ ہوئے اور کہا کہ عارضی دروس ہونگے جب راستے کھل جائینگے تو دیوبند ہی اصل منبع ومستقر ہوگا۔اس دوران کسی نے اس مسجد (ککے زئی) جس میں آپ درس دیتے تھے اس کی شہتیر پر دارالعلوم حقانی لکھ دیا۔آگے چل کر اس کی تصحیح دارالعلوم حقانیہ سے کی گئی اور اس طرح نہ چاہتے ہوئے بھی مدرسہ کی داغ بیل پڑگئی۔گویا حقانیہ کی تاسیس میں ارادے سے زیادہ تکوینی امر کارفرما رہا۔دارالعلوم حقانیہ میں چار برس پڑھنے کے بعد ۱۹۵۱ء کو فراغت پائی۔فراغت سے متصل شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ہاں بغرض دورۂ تفسیر قاسم العلوم شیرانوالہ پہنچے چار ماہ تک تفسیر میں ان سے فیض پا کر اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کیں۔پھر طب وحکمت کے حصول کیلئے طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور حاذق الحکماء کی سند پائی۔۱۹۵۳ء کے تحریک ختم نبوت کے دوران کالج اور یونیورسٹیوں کے طلباء کیساتھ مظاہروں میں برابر شرکت کرتے رہے۔جسکے دوران آنسو گیس سے آنکھیں کافی متاثر بھی ہوئیں۔ ۱۹۵۶ء میں اپنے گاؤں میں مولانا قاضی عبدالباری جان، مولانا قاضی فضل دیان کے ساتھ مل کر مدرسہ تعلیم القرآن قائم فرمایا۔جہاں آپ صدر مدرس کے عہدے پر تقریباً ۴۰ برس تک تعینات رہے۔مشکوٰۃ شریف، ہدایہ، مقامات اور ترجمہ قرآن طویل عرصے تک پڑھاتے رہے۔حضرت مولانا شمس الحق افغانی جب جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ التفسیر والحدیث کے عہدے پر متمکن ہوئے۔تو قاضی صاحب دوبارہ علمی پیاس بجھانے کیلئے وہاں پہنچے اور ۶۴۔۱۹۶۳ء میں دو برس تک تفسیر اور حدیث میں تخصص کے اسناد حاصل کیے۔"علامہ افغانی نے انکے سند پر لکھا کہ یہ میرے نزدیک قوی، روشن، زکی حفظ کے مالک ہیں اور تحریر و تقریر میں بھی ملکہ رکھتے ہیں۔سرعت فہم اور سمجھانے میں عمدہ ہیں اور احادیث کے علوم میں قوی مہارت رکھتے ہیں"۔تصوف وسلوک میں آپ نے سلسلہ نقشبندیہ اور قادریہ میں اپنے والد قاضی عبدالخالق سے استفادہ کیا قاضی عبدالخالق اپنے والد کے علاوہ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی کے بھی خلیفہ تھے جبکہ سلسلہ چشتیہ میں حکیم الامت کے خلیفہ، جامعہ اشرفیہ کے بانی مہتمم مولانا مفتی محمد حسن سے بیعت ہوئے۔۱۹۷۷ء کے تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی بھرپور حصہ لیا اور اس سلسلے میں چند ماہ تک سنت یوسفی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے پابند سلاسل بھی رہے۔آپ کا نماز جنازہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم مولانا سمیع الحق نے وفات کے اگلے روز ۱۸ دسمبر کو عمرزئی میں پڑھایا جس میں علاقہ بھر کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔مولانا سمیع الحق مدظلہ نے تعزیتی خطاب کے دوران فرمایا کہ حضرت قاضی صاحب اور انکے ساتھی ہی دارالعلوم کے قیام کا سبب بنے۔یہی دارالعلوم کے ابتدائی طلباء تھے۔جو قاضی صاحب کیلئے بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔آپ کے پسماندہ گان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں جن میں بڑے بیٹے مولانا قاضی محمد طیب حقانی دارالعلوم کے فاضل ہیں۔جنازہ سے قبل شیوخ علماء کرام نے ان کی دستار بندی کی۔انکے علاوہ قاضی محمد قاسم، قاضی محمد طاہر اور قاضی محمد عاصم ہیں۔